نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ﴿ — قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۲۳ - جلد ۴ — لودیانہ یکم جون ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ملیتھہ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۹۰ چیپسیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۹۰ چیپسیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ملیتھہ اُن کے قائم مقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھہ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں صاحبان ہل اور ملیتھہ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام جند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی پادری صاحبان سے کچھہ کمیشن بھی نہیں لیتے میں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُس کی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو بنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں +

صاحبان ہل اور ملیتھہ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور دارکاٹ اور دیلو اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں جو صاحب کچھہ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نورافشاں سے دریافت کر سکتے ہیں +

سبحان اللہ مسیح کا دین	پھیل جائیگا سب سر زمین
سب قوم کے لوگ زبان و زات	حق مانینگیں انجیل کی بات
سب اُٹھینگے ہر ذات اور رنگ	عرب و فارس ہند فرنگ
اور روم و روس و حبش و چین	مسیح کی ہوگی سب زمین
مٹا تو بت پرستی کو +	اور ظلم اور زبردستی کو

نور افشاں

—— اخبار خیر خواہ عالم دہلی ۲۰ مئی میں لکھا ہی کہ حضرت سلطان روم نے ایک فرمان حکام ماتحت کے نام اِس مضمون کا صادر فرمایا ہی کہ مفسدہ ہرزہ گوئی و ناواجب سینا کا روز بروز بڑھتا جاتا ہی لہٰذا تم سب لوگوں کو چاہیئے کہ درستی فوج اور قواعد میں ہمہ تن سرگرم رہو اور فوجیں تیار کر کے جلدی روانہ کرو تا کہ فتنہ فرو ہو اور بادشاہ شام اور حلب کو لکھا ہی کہ تم ہمیشہ رعایائے قوم عیسوی کے ساتھہ ایسی شفقت و محبت سے پیش آؤ جیسا کہ رعایائے ترکی سے پیش آتے ہو اگر اُن سے کوئی خطا بھی سرزد ہو جائے تو بھی معاف کرو +

اس فرمان سے کچھہ اُمید بہبودی عیسائی رعایا کی پائی نہیں جاتی کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہی پہلے بھی سلطان روم نے ایسا ہی وعدہ کیا تھا مگر ایفا نہ ہوا اب دیکھئے وہ اِس فرمان کو کسطرح سچ مانیں +

—— اخبار مذکورہ بالا میں تحریر ہی کہ مکہ میں ایک مولوی صاحب

آگے ہیں وہ صاحب بطور پیشین گوئی کے فرماتے ہیں کہ دس سال کے عرصہ میں اقالیم مشرقیہ سلطان روم کے قبضہ تصرف میں آجائینگی اور مغربی ولائتیں اور شہر تولینڈ مسالک مراکو کے زیر حکومت ہوجائینگی +

مولوی صاحب کی پیشین گوئی کا مطلب شاید یہہ ہوگا کہ دس سال کے عرصہ میں تمام سلطنت سلطان روم کی اور سلطان مراکو کی اُن کے قبضہ سے نکل جاویگی اور اگر مولوی صاحب کا خیال وہ ہی ہے جیسا اخبار مذکور میں لکھا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب صاحبوں کی بیماری میں مبتلا ہونگے - ورنہ تو باتیں ہی ہیں اصل میں مولوی صاحب نے خوشامد کے رو سے ایسا کہا ہے تاکہ شریف کہ خوش ہوکر انکو زاد راہ دیدے +

— ایک اخبار بحوالہ نیوز آف دی ورلڈ میں لکھتا ہے کہ فی الحال ایران میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار فوج ہے - شاہ کی سیر و سیاحت گذشتہ میں ہوئی یہی یقین تھا کہ یہہ اپنے ملک کا انتظام مثل اور سلطنتوں کے کرینگے مگر اُسکا کچھ بھی نتیجہ نہ نکلا اب تک وہی بد انتظامی پائی جاتی ہے فوج کی یہہ حالت ہے کہ قواعد کا برسوں تک نام بھی نہیں لیا جاتا - وردیاں سرکار میں امانتاً رکھی رہتی ہیں کبھی جشن یا سواری کے وقت کسیقدر فوج کو وردی ملجاتی ہے جب وہ دن گذرجاتا ہے پھر وردی اُتر ڈالی جاتی ہے +

اگر ایران کی کیفیت مندرجہ بالا صحیح ہے تو نہایت افسوس کی بات ہے کہ سلطان نے اُس سیر و سیاحت سے کچھ فایدہ نہ اُٹھایا - اگر یہی حال رہا تو مقام خوف ہے کہ کہیں ایران کی صورت دیگرگوں نہ ہوجاوے کیونکہ اسیطرح یہہ بدانتظامی سلطنت روم میں شروع ہوئی تھی ہوتے ہوتے اب وہ نوبت پہونچی ناگفتہ بہ ہے - سلطان ایران کو ہمارے شہنشاہ ہند کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ خود اور رعایا آرام سے رہے +

— نصیر آباد سے معلوم ہوا ہے کہ راجپوتانہ کے میجر جو سابق میں مجمع بعشہ پنجاب میں شریک تھے اُنہوں نے مبلغ دس عہ روپیہ گذشتہ مہینوں کے چندہ کے بابت مجمع بعشہ لاہور کی سکرٹری کے پاس بھیجے ہیں اب وہ اپنا تعلق مجمع بعشہ پنجاب سے آیندہ کے لئے نہیں رکھیں گے اور نہ کوئی چندہ لاہور میں بھیجیں گے - بلکہ انکا ارادہ ہے کہ مجمع بعشہ راجپوتانہ سے متعلق ہوکر اپنے نجات دہندہ کی بشارت غیر قوموں کو پہونچاویں +

— اخبار وکیل ہندوستان میں رقم ہے کہ انگلستان میں تجویز ہو رہی ہے کہ بعد فراہمی چندہ بشپ ملمن صاحب مرحوم کی یادگار میں ولایت کے دو گرجا گھروں میں کھڑکیاں تیار کیجاویں - اور یہہ وہ مقامات ہیں جہاں قبل آنے ہندوستان کے بشپ صاحب گئے تھے - مگر بشپ مرحوم کے رشتہ داروں نے یہہ خواہش ظاہر کی ہے کہ یادگاری بموجب تجویز کمیٹی کلکتہ ہونی چاہئے یعنے شمالی ہندوستان کیلئے ایک بشپ کی تقرری کیجاوے چنانچہ ملمن صاحب کے جملہ دوست و اقارب جو ہندوستان اور انگلستان میں ہیں اسی تجویز کی طرف مایل ہیں +

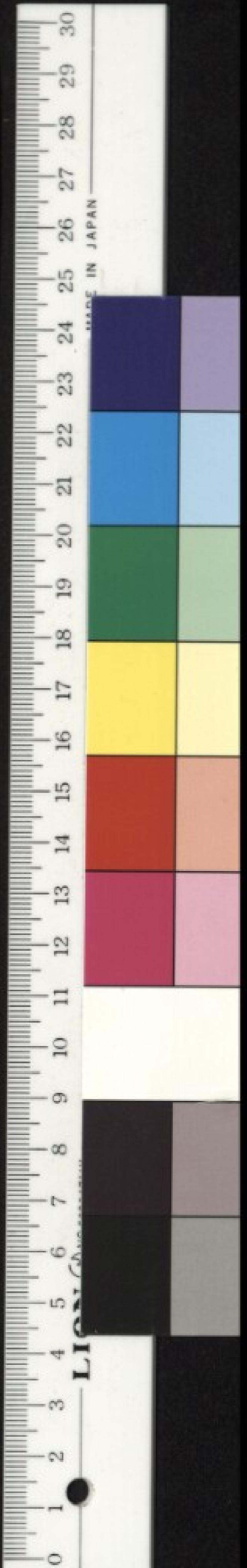
اگر حسب خواہش رشتہ داران مرحوم یہہ تجویز کلکتہ میں کیجاوے تو مناسب ہے کیونکہ ولایت میں ایسی ایسی یادگاریاں ہر ایک قسم کی بہت ہیں مگر چونکہ یہہ ملک ابھی تاریکی کی حالت میں ہے اگر یہاں اِس قسم کی یادگاریاں قایم ہوں تو باعث روشنی پھیلانے کا ہووے +

— ریاست کپورتھلہ کا جو مقدمہ عرصہ سے چلا آتا تھا اب اخبار وکیل ہندوستان سے معلوم ہوا کہ مقدمہ اختتام کو پہنچا اور جیسا ہمارا خیال تھا ویسا ہی ہوا یعنے میاں غلام جیلانی صاحب پر جو اہلکاروں نے اتہام ناواجب لگایا تھا اُس پر جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے کمال توجہ فرماکر پائے صداقت کو پہنچا کر میاں غلام جیلانی صاحب وزیر اعظم کو بری فرمایا ہے کہ جناب مسٹر آرتھر برانڈرتھ صاحب کمشنر جالندھر و مسٹر ہرواز صاحب سپرنٹنڈنٹ نے کوئی دقیقہ تحقیقات میں باقی نہیں چھوڑا تھا -

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

نجتیار اور وزیر علی کا باہم مشورہ کرنا اور پٹیالہ کے سفر پر آمادہ ہونا

جب عبداللہ شاہ جیسے بزرگ آدمی کے کہنے پر لوگوں کا جوش کچھ فرو ہوا اور بیچارے نصرت علی کا بچھا چھوڑ کر سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی تو پنڈت نے طلع صاف دیکھکر کٹھے کی چھت پر چٹائی بچھا دی اور نجتیار اور وزیر علی کو ہوا میں بٹھانے کے لئے اوپر لیگیا اِس ناگہانی واردات کے فکر میں کھانیکو تو کبھی کسیکی طبیعت نہیں چاہتی تھی اسواسطے تینوں شخص اکٹھے ہوکر نصرت علی کے حالات پر غور کرنے لگے - پنڈت نے نجتیار کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھئے صاحب ہمارے آقاؤں نے ایک عظیم ملکی کام کے انجام کے لئے کیسے کیسے صاحبزادوں کو منتخب کرکے بھیجا ہے اب ہمارے میر صاحب کا کام دیکھئے اور اُن صاحبوں کی اُمیدوں کیطرف بھی نظر دوڑائیے کہ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا مجھکو میر صاحب کے حال پر غور کرنے سے آپکا وہ قول کیا راست معلوم دیتا ہے جو آپ اکثر زبان مبارک سے فرمایا کرتے ہیں کہ اِس ملک کے لوگ خود غرضیکے پابند ہیں رفاہ عام کا خواب میں بھی خیال نہیں کرتے اور جہاں تک ہوتا ہے اپنے ذاتی اعتراض پر ہی مرے رہتے ہیں - یہہ سچ ہے کیونکہ اگر ہمارا یہہ حال نہ ہوتا تو غیر ملک کے لوٹیرے مثل سکندر و نادر جیسے وغیرہ لوگ ہندوستان میں آنیکا کیوں حوصلہ کرتا اور وہ لوگ کو وہ قانوں میں گذر زندگی نالے پھر اسقدر مصیبتیں جھیل کیوں یہاں پر دست اندازی کرتے ہمارے لوگوں کو تو انکی دھمکی کی خبر تک بھی نہیں ہوتی تھی اور کیوں ہوتی جبکہ خواب خرگوش میں پڑے



رہنا یا بہت ہوا تو آپسمیں کے جھگڑوں اور خانگی لڑائیوں میں پھنسنا ہماری موروثی عادت چلی آتی ہے خبر اُنکو تب ہی ہوئی ہے جب محمود غزنوی جیسا شیر مرد اُن کے شہروں کو لوٹ کھسوٹ بتوں کو توڑ تاڑ سونے چاندی اور جواہرات کے ڈھیر چھکڑوں اور مواشیوں پر بار کرکے غزنی کو لیجاتا تھا دیکھو کہاں متھرا اور کہاں سومنات مگر اُسنے دونوں کو یکساں پامال کر دیا اگر یہاں کے جواہرات لوٹے تو وہاں کے صندلی پھاٹکوں تک نہ چھوڑے اور بتوں کے قیمتی پتھر اوکھاڑ مسجدوں کے صحن یا مومنوں کے پاؤں دھونے یعنے وضو کی جگائیں بنا دیں پھر بھی تو کیسکو خیال نہیں آیا باہر نادر وغیرہ نادری لوٹ مچاتے ہی رہے اور ہمارے خود غرض رئیس سرمنڈا کر اولوں کی مار کھاتے چلے آئے وزیر علی نے کہا قصہ مختصر کیوں نہیں کرتے کہ پہلے اس ملک میں محض ہندوؤنکی ایک قوم تھی اور قوم بھی ایسی کہ غیبت میں دنیا کی سب قوموں سے بڑھکر خیر وہ سُست ہی تھا ہی پیچھے سے دوسری قوم یعنے مسلمانوں نے اگر کونسی جوانمردی دکھلائی بلکہ ہندوؤنکی پیروی کرنیسے وہ بھی ویسے کے ویسے بن گئے اور ایک چھوٹی سی تیسری قوم نے جسکا کچھ خواب خیال بھی نہ تھا دنیا کے ایک گوشہ سے اُٹھکر انہیں کو پھیر اِدہر اُدہر کر اپنا کام نکال لیا اور دونوں کو ایسا کچلا کہ اب کوئی بھی یکا یکی سر اُٹھانیکا حوصلہ نہیں کر سکتا اگر ذرا بھی اتفاق ہوتا تو دوگے آگے ایک کی کیا پیش جاسکتی تھی ابھی گرے جبرونکا کچھ نہیں بگڑا اگر پنجاب ذرا سا اتفاق کر جاتے تو انگریز کیا اُسکا دادا بھی یہاں سے دُم دبا بھاگ نکلے مگر اتفاق کہاں اتفاق کا نمونہ ہمارے میر صاحب کا حال ہی دیکھ لو کہ پہلے کس قومی جوش کے ساتھ دلی سے نکلے تھے اور کیسی کیسی چالاکیاں دکھلاتے تھے مگر یہاں آتے ہی ویسے خام سودا میں پھنسے کہ وہ چوکڑی ہی بھول گئی وہ چال ہی نہ رہی اور نہ وہ خیال حضرت کا تو در کنار تک رفت رنگ شُد والا حال ہو گیا پڑا نتیجہ اُنکی کارروائی کا آج کل جو لنگ ہم گاہ جسے اگر وہ خضر صورت پیر مرد اگر رفع نہ کرتا تو خدا جانے اُسکی آگ کہاں تک پھیلتی اور کس کس کو بھسم کرتی کون جانتا ہے کہ ہم بیچارے پردیسی بھی ریاست کے کسی قلعہ میں ہی پڑے پڑے گل جاتے اور کوئی پرسان نہ ہوتا اب کہیں تو کس سے کہیں حضرت کو تو ان باتوں کا ذرا بھر خیال نہیں اگر حسن ہے تو امام شاہ کی اور گر ترہ ہے تو محض چڑی بوٹی وغیرہ کا ہم لوگ اگر ان سے کنارہ ہی کریں تو اچھا ہو ورنہ ٹھیک جانتا کہ انکی شامت اعمال ہمکو بھی کسی لائق نہ چھوڑیگی۔ بختیار نے جواب دیا میں آپکی بات کو تسلیم کرتا ہوں بڑی صحبت بھی عادتوں کو اکثر بگاڑ دیا کرتی ہے ایک آدمی کا قصور کبھی کبھی سارے شہر کو ملزم ٹھہرا دیتا ہے ؎ چو از قومے یکے بیدانشی کرد۔ نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را۔ بھلا اگر کہیں یہہ مشہور ہو جاوے کہ ہم سب کے سب ٹھگ لوگ ہیں اور کیمیا گر کے لباس میں غریب غربا کا مال لوٹتے پھرتے ہیں تو پھر کہاں ٹھکانہ ہے اسحالت میں جو ہمارے لئے تجویز ہو بیشک تھوڑی ہوگی سو یہاں سے جتنی جلدی ہوسکے علیحدہ ہو جانا میری دانست میں بھی ٹھیک ہے آج کی خرابی سے بچ نکلنے میں بیشک کوئی بڑی حکمت مستتر کیا جانئے ہمارے ہاتھ سے کونسا اچھا کام سرزد ہوتا ہے جسکے واسطے پروردگار نے ہمکو اپنی حفاظت میں رکھ لیا ورنہ بچاؤ کا کوئی ڈھنگ نہ تھا بہتر ہے کہ ؎ علی الصباح چو مردم بکار و بار روند۔ بلاکشان محبت بکوے یار روند۔ ہم یہاں سے کوچ کریں اور ذرا چلکر انبالہ کی سیر بھی دیکھیں مگر بےخبر چلے جانے میں میر صاحب کی رنجیدگی کا خوف ہے کیونکہ وہ ایک بڑے محرم راز ہیں کیا عجب کہ ہمارے یوں ہی چلے جانے سے ناراض ہوکر ضد پر آجاویں اور پردہ افشا کرکے ہم سب کو ایک تازہ بلا میں پھنساویں یہہ کام بڑی دور اندیشی کا ہے سو پہلے ہی سوچ سمجھ لینا چاہئے ؎ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی +

باقی آئندہ

جواب منشور محمدی

مرزا موحد صاحب نے منشور محمدی کے پرچہ مطبوعہ اپریل ۲۱ ۱۸۸۷ء میں معترض کے اس اعتراض کا جواب عنایت فرمایا ہے [illegible]

قرآن سے مطلق معلوم نہیں ہوتا کہ خدا کس طرح راست و عادل ٹھہرے اور گنہگاروں کو بخشے اور بچاوے +

پہلے مرزا صاحب جو چار مقدمہ مقرر کرتے ہیں سو یہہ ہیں (۱) گناہ کہ جسپر عذاب مرتب ہو وہ یہہ ہے کہ حکم حاکم کے مخالفت کرنا اسطرح سے کہ لوگ اُسے نافرمان تصور کریں (۲) ترتب عذاب محض بہ تقرری حاکم ہے اگر حاکم حکم کرے کہ تم سب لوگ اس شخص کو سلام کرو تو نہ سلام کرنیکو گناہ تصور کیا جاویگا اور اُسی پر عذاب حاکم مرتب ہوگا اگر مثلاً یہہ حکم کرے کہ تم سب لوگ اس شخص کو سلام مت کرو تو سلام کرنا برعکس اول گناہ تصور کیا جاویگا اور سلام کرنے پر کہ جسپر پہلے ثواب مرتب ہوا تھا اب اُسی پر عذاب مرتب ہوگا (۳) رحم کے معنے یہہ ہیں کہ کسیکو کوئی چیز مفت بلا معاوضہ عطا کرنا مگر بشرطیکہ وہ شخص معطالہ مستحق اُسی چیز کا ہو مثلاً بھوکے کو روٹی اور ننگے کو کپڑا اگر ایک شخص کے پاس بہت سے جوڑے کپڑوں کے جامدانی میں رکھے ہوں اور علاوہ اسکے وہ بہت عمدہ کپڑے بھی پہنے ہوا ہو تو ایسے شخص کو کپڑے دینے رحم میں تصور نہ کیا جاویگا + ××××××××××××

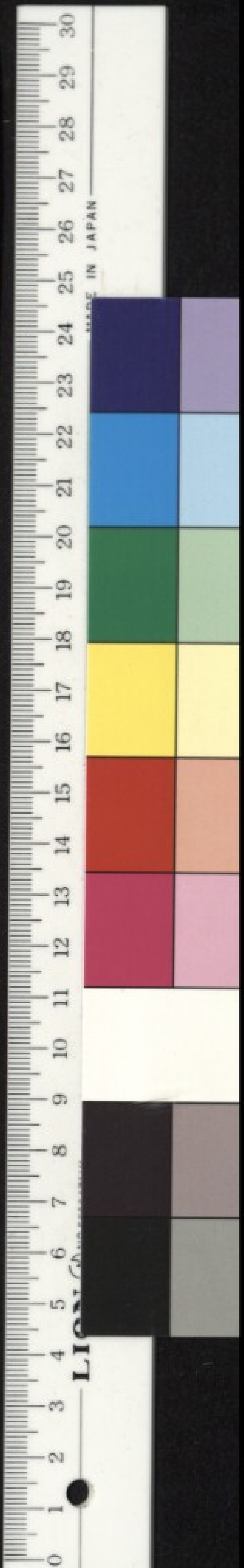
علی ہذا القیاس الغرض استحقاق شرط ہے (۴) عدل پوری پوری سزا یا جزا بحسب فعل فاعل کو کہتے ہیں اگر کوئی بندہ مولی کی نافرمانی کرے تو اُسکو سزا دی جاوے اور اگر کوئی امتثال امر کرے تو اُسکو انعام عالیہ دئے جاویں پھر بیان کرتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے بموجب مقتضائے رحم کے بندوںکو بچانا چاہا پر تقاضائے عدالت اس مطلب سے مانع تھا پس

خدا نے محمد رسول اللہ کو بھیجا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے سو بچ جاوے پر جو ایمان نہ لاوے سو ہلاک ہووے پھر وہ لکھتے ہیں کہ اُسپر ایمان لانے سے عدل و رحم دونوں صفتیں بخوبی پوری ہوتی ہیں عدل اسواسطے کہ جب بندہ نے بجا آوری فرمان جو تصدیق نبوت محمدیہ تھی کی تو مستحق عطا الٰہی ہو گئے بحکم مقدمہ نمبر ۲ اور رحم اسواسطے کہ جب اس وعدہ الٰہی کے عنایت درجات عالیہ محض مفت بلا معاوضہ ہے اسلئے کہ اعمال متناہی ہیں جب نمائے غیر متناہی نہیں ہو سکتے کیونکہ عقل سلیم جانتی ہے جزاء غیر متناہی فعل متناہی کبھی نہیں ہو سکتی ✣

جواب۔ جو آپنے گناہ اور عدالتکا بیان کیا سو ہمکو منظور ہے کیونکہ گناہ حکم حاکم کی مخالفت کرنا اور عدالت پوری پوری سزا یا جزا بحسب فعل کا دینا ہے مگر رحم کے بیان میں ایک نقص نظر آتا ہے یعنے آپ کہتے ہیں کہ شرط رحم کی استحقاق ہے۔ استحقاق کے معنے مستحق ہونا مثلاً اگر کوئی شخص مستحق ہو میرے مال کا تو اُسکے یہہ معنے ہیں کہ وہ میرے مال کا حقدار ہے اور میں اُسکا قرضدار ٹھہرا عدالت کے روسے اسی قرض کے ادا کرنے پر مجبور ہونگا پس یہہ رحم نہوا بلکہ عدالت ہے آپنے کہا ہے کہ محمد صاحب پر ایمان لانے سے بندہ مستحق عطائے الٰہی کا ہوتا ہے بحسب مقدمہ نمبر ۲ پس جب بندہ مستحق عطائے ہوا تو خدا قرضدار ٹھہرا اس مقام میں ایک اور سوال ہے جسکا استفسار لگنے واجب ہے کہ اسکے کیا معنے ہیں کہ مستحق ہونا عطا کا کیونکہ عطا کے معنے ہیں وہ جو مفت میں دیا جاوے اور مستحق کے معنے حق کا دعویدار ہونا مثلاً اگر چور نے فتویٰ دو برس کی قید کا پایا اور حاکم اُس کو ایک برس بعد آزاد کر دے تو یہہ بدرجہ عطا ہے کیونکہ اُسکا حق قید تھا اور وہ برس کا عرصہ جو کہ اُسنے از روئے عدالت قید میں بسر کرنا تھا سو حاکم نے از روئے عطا اُسے آزادگی میں بسر کرنے کے لئے مفت میں بخش دیا۔ پر جب کہ دو برس ہو گئے ہیں تب وہ مستحق آزادگی کا ہوگا اور اُسکو آزاد کرنا نہ از روئے عطا بلکہ از روئے عدالت ہوگا کہ آزادگی اُسکا حق ہے۔ اور اس عرصہ کی حد سے زیادہ وقت قید میں رکھنا ظلم ہوگا۔ پس جن چیزوں کے ہم مستحق ہیں وہ عطا نہیں ہو سکتی اور جو چیز عطا ہے ہم اُسکے مستحق نہیں ہو سکتے ہیں ورنہ اجتماع ضدین ہے پھر یہہ جو کہا کہ محمد صاحب پر ایمان لانے سے بندہ مستحق عطا کا ہو سکتا ہے تو اگر اس سے یہہ مراد ہے کہ مستحق ہونا جزائے خیر کا اور محمد صاحب پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے کیا یہہ کہ اُنکی نبوت اور رسالت کا قائل ہونا مگر اسمیں کیا ثواب ہے اور اس سے ہمارا استحقاق جزا کا کیونکر حادث ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم اُسکے حکم پر بھی عمل نکریں + مگر اطاعت کرنے سے ہم کیونکر مستحق جزائے خیر کے ہو سکتے ہیں حالانکہ ہماری جمیع تقصیرات مافات کہ جنکا تدارک کسی صورت سے ہمسے نہیں ہوا۔ وہ ہمیں مستحق سزا یابی کے ٹھہراتی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص جمیع عیوب شرعی و قانونی حاکم سے معیوب ہووے اور وہ کسی باعث سے اول بدافعالی سے تارک ہو کر رعیت حاکم کی قبول کرے یا کوئی مجرم جو قسما قسم کے جرم کا مرتکب ہووے اور بسبب خوف مواخذہ حاکم عادل یا کسی اور وجہ کے اُس وقت وہ تائب ہو جاوے تو حاکم کسطرح پچھلے قصورات و جرائم سے درگذر کرکے اُسکو چھوڑ دیگا اور سزا نہ دیگا۔ بلکہ بمقتضائے عدالت نہ از روئے اطاعت جب بقدر بدافعالی تو وہ سزایاب ہوگا اسیطرح اطاعت انبیاء پر قیاس کرنا چاہئے کہ زمانہ اطاعت کے مابعد کا مستحق جزا اور زمانہ ماضی کی تلافی سزا اُسکے لئے ہے بلکہ ایسا کوئی بشر نہیں کہ عہدہ اطاعت پوری پوری سے باہر آوے جب اُسکی اطاعت ناقص ہو تو پھر کیونکر مستحق جزائے خیر ٹھہرے۔ پس واضح ہے کہ محمد صاحب پر ایمان لانے سے شرط عدالت پوری نہیں ہوتی اور آپکا دعویٰ بے ثبوت رہا باقی جو آپ نے کہا ہے کہ رحم کے تقاضے بھی محمد صاحب پر ایمان لانے سے پورے ہوتے ہیں اسکی گفتگو اُسوقت ہوگی جب آپ عدالت کے پورے ہونے کے اصول معقول مقرر کروگے اور پایہ ثبوت کو پہنچا دوگے + فقط

انجیل کی قدر و منزلت

پہلی شہادت جسٹن شہید کی ہے یہہ شخص یونانی نسل سے ہے شیکیم شہر ملک فلسطین میں جو کہ مسیح اور اُسکے رسولوں کا قرار گاہ تھا تولد اُسکا ہوا اور اُسی جگہہ اُس نے تربیت پائی سن وسال اُسکے تولد کا پہلی صدی کا آخر ہے یوحنا رسول کی وفات سے کچھ پہلے اُسکی اصلی تصنیفات کل یونانی زبان میں پائی گئیں اور ابھی تک بھی موجود ہیں اُن میں مسیح کی زندگی کی خاص خاص وقوعات مفصل مذکور ہوئیں یہاں تک کہ اگر بالفرض اناجیل اربعہ گم ہو جائیں اور عالم شہود میں نرہیں تو خاص بیانات اُسکے جسٹن شہید کے بیانات سے جمع ہو سکتے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ میرے سب بیانات رسولوں کے مصنفات مسیح کی زندگی کی بابت سے لئے ہوئے ہیں جس نام سے اُن دونوں انجیلوں مروجہ کی شہرت رہی دوسری شہادت اُس نامہ نامی کی ہے جو ڈائگنیٹس کے نام پر کسی نے لکھا اور اُسکے رقم کے نام کا کچھ پتا نہیں لگا لیکن اسقدر دریافت ہوا کہ قیصر ٹریجن کے عہد میں کسی نے لکھا یا دوسری صدی کے آغاز ۱۱۷ ع میں یہہ خط ابھی تک موجود ہے اس میں پہلی و چوتھی انجیل کا تذکرہ پایا گیا تیسری شہادت بزرگ پولیکارپ کی ہے یہہ شخص رسولوں کا ہمزمان اور اسمارنا شہر کا قسیس تھا اور ۱۶۶ء میں دین مسیحی اُس نے قبول کیا اور ۱۶۷ء میں شہید ہوا یہہ یوحنا رسول کا شاگرد تھا اور ممکن ہے کہ اور رسولوں اور مسیح کے شاگردوں کو بھی اُس نے دیکھا ہو بعض علماء دین کا خیال یہہ ہے کہ بزرگ پولیکارپ اسمارنا کے کلیسیا کے فرشتہ کے نام سے مکاشفات کی کتاب کے دوسرے باب کی آٹھویں آیت میں کنایتہً مذکور ہوا اس بزرگ نے بہت خطوط وعظ و نصیحت میں مسیحائیوں کو مرقوم کئے منجملہ ایک نامہ فلپیوں کے نام کا ابھی تک موجود ہے اس نامہ میں



انجیلوں کی بیشمار آیات کا انتخاب ہو جو بھی گواہی گینسوس کی ہے یہہ شخص بھی رسولوں کا ہمعصر ہوا اور ۱۰۷ء میں انطاکیہ کلیسیا کا قسیس بنا اور شاہ تریجن کے عہد سلطنت میں شہادت پائی اسکی تصنیفات میں سے سات خطوط اب تک بھی موجود ہیں ان خطوط میں آیات تیس تین انجیل اور رسولوں کے خطوط کے اشارات بکثرت موجود ہیں ان انتخابوں اور اقتباسوں کو بڑے مرتبہ میں شمار کرنا سزاوار ہے اور نہایت عالی مقدار کیونکہ انجیلوں کی موجودگی بلا شک کے انہوں نے ثابت کردی ہے بعد عروج مسیح کے ۷۰ برس کے اندر پانچویں برناباس کی شہادت ہے یہہ شخص بلا شک و ریب رسولوں کا ہمعصر ہوا پولوس رسول کا رفیق اور انجیل کی منادی کرنے وقت ہمراہ رہا اُسکے خطوط یونانی زبان میں اب تک بھی موجود ہیں جو کہ ٹشنڈرف صاحب نے کوہ سینا سے منگوائے اور چھپوائے اُن خطوط میں اناجیل اور نئے عہد نامہ کے مراسلوں کا تذکرہ بخوبی پایا گیا چھٹی گواہی کلیمنٹ نامی کی ہے یہہ وہ کلیمنٹ نہیں جسکا صدر میں مذکور ہوا وہ کلیمنٹ الکنڈریہ کا باشندہ تھا اور تیسری صدی میں اُس نے شہرت پائی اور یہہ شخص روم کا قسیس اور رسولوں کا ہمزمان اور پولوس کا رفیق راہ انجیل کی منادی کرنے کے وقت اُسکا ذکر فلپیوں کے خط کے ۴ باب کی تیسری آیت میں اسطرح آیا کہ کلیمنٹ اور میرے باقی ہمخدمتوں سمیت جنکے نام زندگی کے دفتر میں ہیں مذکور اُسکا ایک خط قرنتیوں کے نام پر ابھی تک موجود ہے اُسکی سن وسال تحریر کی بابت سب علما متفق الرائے ہیں کہ غرۂ یہہ ۹۰ء کے پیشتر رقم پذیر ہوا اس خط میں انجیلوں میں سے چار آیت لفظ بلفظ پائی گئیں جو کہ قدامت اناجیل کی سند کافی اور وثیقی ہ دوسرے شہادتیں عیسائی مصنفوں کی ہیں جو یہاں تک مذکور ہیں اب آیندہ دین کے مخالفوں کی شہادت ادا کیجاتی ہے اکثر مخالف و دشمنان دین کے جسمانی طور پر رہے لیکن وہ عیسائیوں کو انواع طرح کا دکھ زحمت پہنچاتے رہے کبھی انکو آگ میں جلا دیا اور بعض اوقات درندوں سے پھڑوایا کبھی قتل کو پہنچایا تھوڑے ایسے سے تحریری مخالفت میں سرگرم رہے اُن میں سے تین آدمی مشہور و معروف رہے اور بڑے درجے میں دنیوی عزت شان و شوکت علمیت میں مشہور مگر کسی قسم کا نقص انجیل نسبت قدر و معتبری و سچائی کی اُنکی نظر پڑتا تو اُس کے مشتہر کرنے سے وہ کبھی درگذر نہ کرتے +

پہلا اُن کا جولین بادشاہ ہے جو کلیسیا کی تواریخ میں جولین مرتد کرکے مشہور ہوا کیونکہ یہہ شخص اول عیسائی تھا اور تخت نشینی کے بعد دین عیسوی سے منکر ہوکر مرتد ہو گیا یہہ شخص ۳۶۱ء سے تین برس چھتیس برس تک مصروف رہا دین عیسوی کی تکذیب اور استیصال میں طرح طرح کی تدبیریں اور تجویزیں کرتا رہا اور اُسکے خلاف میں بہت کچھ لکھا یہاں تک کہ مسیح کی الوہیت سے بھی انکاری ہوا لیکن انجیلوں کی معتبری اور سچائی کی نسبت دم نہیں مارا اور تصدیق کرتا رہا اُنکی خاص خاص واقعات کے برخلاف میں اعتراض در پیش کئے الا اُسکا صاف اقرار کیا کہ یہہ سب واردات بیچ محض لوقا یوحنا کے اور رسولوں کے اعمال سے ماخوذ ہیں جو کہ دین عیسوی کی جڑ اور بنیاد اور قدیم الایام سے معتبر مانی گئیں وہ عیسائیوں کو یوں خطاب کر رہا ہے کہ یہہ کتب درمیان تمہارے ہمیشہ سے بے شک وشبہہ مقبول رہیں +

دوم گواہی پورفوری کی ہے یہہ مرد تیسری صدی کے آغاز میں ۲۳۳ء میں شہر شور میں جو کہ سوریا کا ایک مشہور شہر تھا پیدا ہوا یہہ شخص مختلف زبانوں سے واقف اور اپنے عہد میں اول درجہ کا شمار کیا جاتا تھا علمیت اور دنیوی عزت میں دین مسیحی سے بڑے درجہ کی مخالفت رکھتا تھا عہد عتیق کی کتابوں خصوصاً دانیال نبی کی نبوت پر اعتراضات لایا لیکن انجیل کی سچائی اور قدامت کی بابت اُسنے شک بھی ظاہر نہ کیا بلکہ اُسکے معجزات کی راستی و صحت کا مقر ہوا +

سوم تیسرا مشہور دشمن دین عیسوی کا سلسوس ہوا یہہ ایک نامور حکیم تھا جو کہ دوسری صدی کے اواخر میں مشہور ہوا دین عیسوی کی مخالفت میں ایک کتاب بنا کر نام اُسکا سچا کلام رکھا باقی آیندہ

مراسلات

خط

عنایت و کرم فرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب بعد تسلیم میرے پیارے دوست ہنڈرسن صاحب یکم مئی ۱۹۰۷ء کو کیمبرج کالج میں تشریف لے گئے مشار الیہ کے تشریف لے جانے میں بڑی کمی لگ گیا۔ اُدھر میں ایک عمدہ کیفیت دیکھی جو کہ ارادہ تھا کہ تفصیل کے ساتھ لکھوں لیکن طوالت کے خوف سے مختصراً دوسرے بھائیوں کے فائدہ کے لئے ذیل میں بیان کرتا ہوں +

۲۰ اپریل سنہ الحال کی شام کو ۵ بجے شملہ میں کرسچین ایسوسی ایشن کے ممبروں کا سالیانہ جلسہ جنرل سنیلی کے مدرسہ میں منعقد ہوا۔ اس جلسے کے میر مجلس ریلوہ کے ٹرافک مانیجر جناب منیڈرس کا صاحب تھے اور سیکرٹری جناب ڈاکٹر میکڈانلڈ صاحب۔ سیکرٹری صاحب نے سالیانہ رپورٹ سنایا۔ اس رپورٹ کے سننے سے ممبران جلسہ بکمال منبسط ہوئے۔ بعد ازاں سال آیندہ کے لئے کار پرداز منتخب ہوئے۔ پہلے جن میں دو سیکرٹری تھے الا ایک سیکرٹری کا عہدہ بیتری مہتمم مقرر کئے اور باقی سب کار پردازان سابق کو قایم رکھے۔ ۱۰ مئی کو ۲۸ کورات کے سات بجے مدرسہ مذکور میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تخمیناً ۱۰ یورپین اور ہندوستانی عیسائی تھے۔ ایک گھنٹہ چائے پینے میں صرف ہوا۔ ساڑھے آٹھ بجے جلسہ کے میر مجلس جناب ہنڈرسن صاحب موصوف الیسی ڈینٹ سے رونق افروز ہوئے۔ ایک گیت گانے کے بعد جناب پادری سنو اٹر صاحب نے دعا دی اور میر مجلس صاحب نے ایک لکچر دیا اس لکچر میں خاص مضمون یہہ ٹھیک رہا تھا کہ گذشتہ سال میں مجمع کے ممبروں نے اکثر امورات کا انصرام قرار واقعی کیا اور آیندہ سال میں مجمع کے ممبران کو فلاں فلاں امورات کے انتظام کی کمال ضرورت ہے اور یہہ بھی اعلان

گیا کہ گذشتہ سال میں اس مجمع کی نسبت سے جہان کے وسیلہ اُنکو نجات کی خوشخبری سنائی تاکہ وہ بھی آسمانی نعمتوں کے وارث ہوں۔ بعدہ ڈچھوٹے پادری گلڈر صاحب نے ایک لکچر دیا لکچر کا خلاصہ ذیل میں مندرج ہی۔ گجرات میں ایرش پریسبٹیرین کی نسبت سے بورسد میں نہایت سرگرمی کے ساتھ خداوند کا کلام جاری ہی۔ اُودھر کے بھائی بعد دی قوم میں محبت اور عام بھلائی میں سرگرم عیسائی پائے جاتے ہیں۔ بعدازاں اُودھر کے گذشتہ سال کے سوٹیسن کی بڑی کہانی کا ایک عمدہ طور سے بیان فرما کے نصیحت کی کہ ہمکو ہمارے سپہ سالار مسیح کے نشان کے نیچے ہمارے روحانی دشمنوں کے ساتھ کس ڈھنگ سے میدان کارزم کا گرم کرنا چاہئے۔ بعدہ جناب پادری ہولمیٹ صاحب نے فرمایا کہ مسیح کی خدمت گذاری کمال سنجیدگی اور ایمان داری سے کرنی چاہیے۔ اور یہہ بھی اشارۃً فرما دیا کہ گجرات علاقہ میں ہمارے منجی کا کام نہایت عمدہ طور سے جاری ہی۔ ایک گیت گانے کے بعد بمبی کے فری چرچ کے پادری اسمال صاحب نے یہہ فقرات نصیحت آمیز فرمائے کہ ہم ہمارے مسیح مصلوب کے فضل سے ہر ایک کام دلاورانہ جوش سے کر سکتے ہیں۔ یہہ مجمع پھول کی کلی کے مانند ہی ہمکو اس سے بہتری اُمیدیں ہیں۔ اس جلسہ میں بہتیرے جوان حاضر ہیں اُنکو ہمارے پیارے منجی کی روح دکھلا ولایت میں ایسے مجمع کے ممبر تاریکی کے فرزندوں کی تلاش کیا کرتے ہیں ویسے تم بھی کیا کرو۔ ہر ایک اچھا امر جانکر واور اُسکا انتظام ایک دلی سے کیا کرو۔ بعدہ میر مجلس صاحب نے فرمایا کہ سابق کے سیکرٹری جناب ڈاکٹر میگڈانلڈ صاحب کے ہم نہایت ممنون و شکور ہیں کہ جناب موصوف نے ہر ایک کام کا انصرام بہت عمدہ طور کے ساتھ کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میں نے کوئی کام شکرگذاری کے لایق نہیں کیا بلکہ بہت تھوڑا کام کیا ہی وہاں دوسروں نے بہت سی معاونت کی۔ اے میرے پیارے جوانوں میں نے یہہ کام اِس باعث سے چھوڑا کہ مجھسے ہر ایک کام کا انتظام کما ینبغی نہیں ہو سکتا تھا مگر جب بھی حتی الامکان مدد دیا کرونگا۔ واقع میں یہہ بات درست ہی کہ ہر ایک کام کا بندوبست مجمع کے ممبروں سے ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ ہمکو لازم ہی کہ ہم اُسکو ایک امر ضروری سمجھکے اُس کے معاون ہوں۔ مثلاً محاربہ افسروں سے نہیں ہوا مگر بڑا کام محض سپاہی کیا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی تقریر ختم ہونے کے بعد ہم حاضران جلسہ نے اسکریم تناول فرما کے جناب سیل صاحب کے یہہ مختصر لفظ سُنے کہ میں پونہ کے عیسائی مجمع کا سیکرٹری تھا اُس مجمع میں کل ۳۰ ممبر تھے لیکن شکر ہو اِس خدائے پاک کا کہ اُس نے یہہ بڑا اسمندر دکھلایا۔ جناب پادری بایڈ صاحب نے چند کلمات نصیحت آمیز فرما کر برکت دی اور مجلس برخواست کی ✣ فقط

اخبارات مُلکی و ولائتی

کشمیر تحفہ کشمیر ناقل ہی کہ ۱۴۔ می کو موضع ٹورو پرگنہ دونسو میں پانچ زمیندار گھیتوں میں غلبہ رانی کر رہے تھے کہ اُن پر بجلی گری جسکے صدمہ سے ایک زمیندار اور دو بیل مرگئے تمام ہفتہ گذشتہ ابر محیط آسمان رہا ۱۳۔ می سے لیکر ۱۶ تک برابر بارش ہوا کی ۱۶۔ کو تیسرے پہر کے وقت چند منٹ خاص شہر میں بھی اور کوہستان نواح میں بھی برف بکثرت گری اس موسم میں برف گرنے سے بڑے بڑے مسن لوگ تعجب میں ہیں ۱۶ تاریخ کو دریائے جہلم نہایت طغیانی پر ہوگیا۔ جہاں لوگ پیدل پھرا کرتے تھے وہاں کشتی کی ضرورت ہوئی۔ ۱۷ می کو رات کیوقت پنڈت دھرم چند کا چرو محرر محال نوار اور پنڈت واتارام نایب کتاب نویس کشتی پر سوار ہو کر اپنے گھروں کو آتے تھے کہ ناگہان کشتی نے ایک پلپایہ سے ٹکر کھائی اور پانی کے زور سے ڈوب گئی پنڈت واتارام تو ملاحوں کی اعانت سے بچگیا پنڈت دھرم چند کا چرو کا پتہ ہی نہیں لگا کہ کہاں کو گیا ✣

مہاراجہ جیپور واسطے ملاقات لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل کے شملہ پر تشریف لے گئے ہیں

کابل کی خبر سے معلوم ہوا کہ حال میں وہاں کے رئیسوں اور سرداروں نے ایک جلسہ منعقد کیا تھا اُسمیں منجملہ اور باتوں کے ایک اِس بات پر بھی بحث ہوئی کہ امیر صاحب والئے کابل کو آئندہ سے بادشاہ کا خطاب لینا چاہئے۔ تھوڑے دنوں سے جو خدا نذر خان حاکم غزنی موقوف ہوگیا تھا اب توفی حبیب اللہ خان کی سفارش سے پھر اپنے عہدہ پر بحال ہوگیا۔ امیر صاحب نے حکام قندھار اور کورم کو لکھا ہی کہ ہم جتنی پیدل سپاہ ہو کی کابل میں جلد بھیجدیں ✣

خبر ہی کہ امیر صاحب شنواریوں اور مہمندیوں کے مقابلہ کیواسطے فوج تیار کر رہے ہیں۔ محانا میں بہت سی کانیں برآمد ہوئی ہیں چنانچہ اُن میں سے قریب دو سو من کے میر قیمتی چیزوں کے امیر صاحب کے پاس آچکی ہیں اور جو شخص اُن چیزوں کو مع خبر پتہ محانا کے لایا تھا اُسکو امیر صاحب نے دس ہزار روپیہ بطور انعام کے عطا فرمائے ✣

سوات سرحدی نامہ نگار کی تحریر سے واضح ہوا کہ ایک موضع تھانہ اور آلہ ڈھنڈ میں مدت سے غبار چلا آتا تھا چند روز سے بہ فہمایش اخوند صاحب سوات امن تھا بلکہ اب ایک سخت لڑائی اُن میں واقع ہوئی جسمیں شیر دل خان موضع الہ ڈھنڈ کی جانب سے دس نفر اور دو گھوڑے مقتول ہوئے اور دس نفر مجروح اور خوانین تھانہ کی طرف سے پانچ نفر قتل اور پانچ سخت مجروح ✣

مواضعات کوٹ ملا جو خوانین تھانہ کے والئے تھے پھر شیر دل خان الہ ڈھنڈ والے کے قبضہ میں آگئے خیر خواہ ہند ✣

برلن جو تار برقی مقام برلن سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ جو کیٹی آج کل وہاں جمع ہو اُس میں ایسی ہی گفتگو ہوتی جو مفید عام ہو - اور ایکہی رائے اسٹریا اور جرمن اور روس کی ہو - اسبات کی رپورٹ ہوتی ہی کہ مقام بلگریا میں بہت بڑا غدر ہو گیا ہی - جو عیسائی ٹرکی میں ہیں اُن کو آج کل بہت بڑی تشویش ہی کیونکہ مسلمانوں کی طبیعتیں برہم ہو گئی ہیں +

دوسرا تار برقی یہہ خبر لایا کہ جو جلسہ برلن میں جمع ہوا تھا اُس کی کارروائی عمدہ طور سے ہوئی - اِس کارروائی میں روس کی رایوں کی تعریف کیجاتی ہی +

روسی ناپسند کرتے ہیں کہ فوج اُن صوبجات ٹرکی میں رہے جہاں غدر ہو گیا ہی +

شہزادہ گرچش کاف وزیر فارن آفس روس نے ایک یادداشت روس کی سفیران انگلستان اور فرانس اٹلی کے روبرو پڑھی اُنہوں نے اپنے اپنے گورنمنٹ کو اِس سے مطلع کیا ہی شہنشاہ روس مقام آمیز میں پہنچ گئے +

حضور شہزادہ ویلز ۲۰ مئی کا تار برقی لنڈن یہہ مثردہ جانفزا لایا کہ آج ایک بہت بڑا جلسہ لنڈن میں اِس خوشی میں کیا گیا کہ حضور شہزادہ ویلز بخیر و عافیت تمام لنڈن میں واپس تشریف لاتے یہہ جلسہ دعوت مکان گلڈ حال میں ہوا - نہایت دھوم دھام سے یہہ جلسہ ہوا پانچسو مہمان آئے تھے اور برابر میزوں پر کھانا چنا ہوا تھا اِس میں حضور شہزادہ ویلز نے ایک اسپیچ کے جواب میں فرمایا کہ میں نہایت خوشی سے وہ دن یاد کرتا ہوں جبکہ میں ہندوستان میں تھا ہر چند کہ میرا رہنا اُس میں بہت ہی کم ہوا اگر تاہم مجھکو ہندوستان کے حالات بخوبی دریافت ہوئے میرا استقبال ہندوستان میں بڑی گرمجوشی اور دھوم دھام سے رئیسوں نے کیا اور میری خاطر و تواضع بھی بڑی ہی خلوص قلبی سے روسائے ہندوستان نے کی اور میں اِس استقبال اور خاطر و مدارات کا جو ہندوستانیوں اور روسائے ہندوستان نے میری کی جیسا کہ چاہیئے ویسا شکریہ ادا کر نہ سکا حقیقت میں جو استقبال میرا ہندوستان میں ہوا وہ مجھکو ہمیشہ یاد رہیگا اور میرے دل پر اُسکا نقش ہو گیا ہی اور مجھ کو یقین کامل ہی کہ سلطنت ہندوستان دل سے جناب ملکہ معظمہ کی فرمانبردار ہی +

مسقط و بغداد تار برقی بمبئی سے معروض ہوا کہ مقام مسقط میں اب سب طرح سے امن و امان ہی اور وبا بصرہ کے قریب شدت سے ہی - جو جہاز بغداد سے آتے ہیں وہ پندرہ روز تک مقام کراچی میں رہتے ہیں جو بہ میل بصرہ سے ہی یہہ وہ مقام ہی جہاں دریائے فرات اور دریائے ٹیگرس آکر ملا ہی + منہ

پشاور کی تازہ خبر بحوالہ اخبار دہلی گزٹ انگریزی کے رقمطراز ہی کہ سرکار نے تین پلٹنوں کو اِن آفریدی اور خیبریوں کے پاس روانہ کیا تھا جو خیبر کے گھاٹ پر مقیم ہیں مگر جب پلٹنیں وہاں پہنچیں تو یکایک فوج میں ہیضہ کے آثار معلوم ہو گئے اِسواسطے کل پلٹن واپس کیمپ میں بھاگ کر چلی آئیں - اور وہاں سے تمام گورے اور افسر شکار کھیلنے کے لئے چکنی کی طرف چلے گئے جب آفریدیوں نے سُنا کہ کیمپ خالی ہی تو کل اسباب فوج کا لوٹ کر لیگئے یقین ہی کہ جب فوج واپس آئیگی تو فساد عظیم ہوگا +

ملک جاپان میں ایک گرجا گھر بن گیا کہ جسکی چوکیاں و ممبر و دیگر اسباب بدھ لوگوں کے گرے ہوئے مندروں سے بنے ہوئے ہیں +

متھرا صاحب اخبار دہلی گزٹ سے تحریر کرتے ہیں کہ عبد الرزاق نامی ایک مسلمان نے جو کسی منشی کا نوکر تھا ایک چوکیدار کی تلوار لیکر ۲۳ آدمیوں کو زخمی کیا یہانتک کہ جو روبرو آیا اُس پر وار کر گیا چنانچہ دو کتے جو اُس کے سامھنے گئے تھے اُنکو بھی مار ڈالا اور اُن ۲۳ میں ایک گورہ اور اُس کی میم بھی تھی بعد بڑی مشکل کے یہہ شخص معرفت گورہ سواروں کے گرفتار ہوا اور عمر قید کی اُسکو سزا دی گئی +

شیر اودہ اخبار مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۸۷۶ء میں بحوالہ ٹائیمز آف انڈیا لکھتے ہیں - کہ شنبہ گذشتہ یعنے ۹ ماہ حال کو ایک بہت بڑا شیر قریب مقام سندہ کے مارا گیا اُس کو مسٹر کالون صاحب اور مسٹر فریزر صاحب نے مارا تھا - یہہ شیر ایک پُل کے نیچے بیٹھا ہوا تھا - جب اِن لوگوں نے خبر پائی وہاں گئے چھ گولی متواتر شنا مچیٹہ وا فل کیں اِسکے لگیں مگر جس پر بھی یہہ نہیں مرا چھٹی گولی کھاکر وہ اِس طرح سے تڑپ کر آیا کہ اگر اُن کے ہوش و حواس درست نہ ہوتے اور یہہ ساتویں گولی نہ مارتے تو بیشک اُنکو مار ڈالتا - دس میں گولیوں میں یہہ مارا گیا جب ناپا گیا تو نو فیٹ پانچ انچ لنبائی میں تھا یہہ شیر بڑا خونخوار تھا اور اُسنے کئی آدمی مارے تھے + از بحیر اخبار

آتش زدگی موضع بیگھا نا علاقہ بیکانیر میں ۷ مئی کو دوپہر کے وقت آگ لگی کیونکہ کل گھروں پر پھوس کے چھپر تھے آناً فاناً میں جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور ایک نوجوان برہمنی بھی جلکر مر گئی اب اِس گانوں کے باشندہ جنگل میں درختوں کے نیچے بھوکے پیاسے پڑے ہیں + منہ

قاہرہ فی الحال مصر و ابیسینہ میں جنگ تو نہیں صلح کی بات چیت ہو رہی ہی +

دیکھو

کلکتہ کے بازار چورنگی نامے میں ایک نیا مکان واسطے فروخت انجیل و دیگر کتابکے تیار ہوگیا ہے جسکی تعمیر میں مبلغ ...۳ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے +

اخبار نیا نو دیا اہل ہند کو ترغیب دیتے ہیں کہ کئی ایک معززاشخاص ملک امریکہ میں بھیجے جاویں تاکہ شہر فلاڈلفیا میں سنٹینئل اکسپوزیشن ملاحظہ فرماویں +

یونیٹڈ اسٹیٹس کی دارالسلطنت واشنگٹن میں ایک ستون لنکن صاحب کی یادگاری میں تعمیر کیا گیا۔ یہہ ستون ان حبشی لوگوں کے چندہ سے بنایا گیا جو صاحب موصوف کے ذریعہ غلامی سے چھڑائے گئے اُسپر چوبیس ہزار روپیہ خرچ کیا گیا +

لودیانہ

اِس ہفتہ میں آفتاب کی حدت دھوپ کی شدت کمال درجہ رہی جس کے باعث گرمی کا بازار نہایت گرم رہا مگر ابھی تک ہمارے یکطرف سے امن و امان ہے +

ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہیں کہ ہمارے محسن جناب مسٹر وارٹن صاحب سپرنڈنٹ پولیس لودیانہ کی والدہ صاحبہ نے شہر امرتسر میں انتقال کیا شہر کے رؤسا برائے ماتم پرسی کے وقتاً فوقتاً صاحب موصوف کی کوٹھی پر تشریف لیگئے +

غزل

تصنیف مسٹر جیمس امیرل متخلص گل مقام روڑکی

حضرت مسیح مجھکو بچاؤ کسی طرح ‌ ‌ بندہ ہوں خاکسار نباہو کسیطرح
ہوں مبتلا گناہ نفسے ہوں میں بھرا ہوا ‌ ‌ بخشش شتاب میری کراؤ کسیطرح
مردہ ہزاروں زندہ کئے آپنے شک نہیں ‌ ‌ اس نیم جاں کو بھی تو جلاؤ کسیطرح
مارو تو کیا گلہ ہے جلاؤ تو شکر ہے ‌ ‌ بیدست و پا ہوں چاہیے چاہو کسیطرح
تیرے سوا اب اے میرے ولی [illegible] ‌ ‌ لگتا نہیں ہے دل [illegible] لگاؤ کسیطرح
پشت و پناہ سمجھ تجھے آیا ہوں در تلک ‌ ‌ دامن میں اپنے مجھکو چھپاؤ کسیطرح
مدت سے اشتیاق ہے دیدار کا تیرے ‌ ‌ صورت اب آکے جلد دکھاؤ کسیطرح
دعوت جو کی ہے آپنے اوروں کی اپنے گھر ‌ ‌ ہمراہ مجھے بھی بلاؤ کسیطرح
تونے لہو سے اپنے یک عالم کو دھو دیا ‌ ‌ داغ جگر بھی گل کا مٹاؤ کسیطرح

بکاؤ کتابوں کا اشتہار

کتب مندرجہ ذیل مشن پریس لودیانہ میں بکاؤ موجود ہیں جن جن صاحبوں کو خریدنا منظور ہو۔ صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے قیمت بھیجکر منگا لیں +

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
تحقیق الواقعات انجیل	۱۶	ایک پائی
سحرگاہ در انگلستان	۱۰۷	۶ پائی
میزان الدین مصنفہ پادری ولس صاحب	۵۴	۶ پائی
متلاشی دین مصنفہ پادری گولک ناتھ صاحب	۱۴۴	۱/
تعلیم الایمان مصنفہ پادری ٹی ڈبلیو ومی صاحب	۲۷۲	۲/
دین حق کی تحقیق	۴۳۷	۱۲/
میزان الحق	۳۲۱	۳/
خطوط بنام جوانان ہند	۲۰۶	۴/
تمثیۃ الکتب مصنفہ کپتان ڈبلیو ہکن صاحب	۲۹۶	۴/
تاریخ محمدی مصنفہ مولوی عماد الدین صاحب	۲۱۲	۸/
تواریخ کلیسیا من حیث الابتدا مصنفہ سر ولیم میور صاحب	۲۷۱	۶/
نیاز نامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب	۳۰۸	۳/
مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۹۶	۲/
حل الاشکال مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۲۰۶	۴/
ہدایت الدنیا	۱۲۸	۲/
مطلع نور	۱۳۴	۲/

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۷۶ء

مسٹر سی ڈبلیو۔ ڈبلیو الگزنڈر صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور نے ۵ مئی ۱۸۷۶ء سے تین مہینے کی رعایتی رخصت حاصل کی +

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر تاایام رخصت مسٹر سی ڈبلیو ڈبلیو الگزنڈر صاحب کے تقررات مندرجہ ذیل بطور قایم مقامی سررشتہ تعلیم میں منظور فرماتے ہیں +

مسٹر جی ہائم صاحب قائم مقام انسپکٹر مدارس حلقہ انبالہ قائمقام درجہ اول پر مقرر ہوئے اُسکی تنخواہ ...۱ سے بڑھکر درجہ بدرجہ ۵۰ روپیہ انک ہوجائے گی +

مسٹر ڈی ڈبلیو تھامسن صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ ملتان قائمقام درجہ دوم پر مقرر ہوئے اُسکی تنخواہ ..۸ سے بڑھکر درجہ بدرجہ ...۱ انک ہوجائے گی +

مسٹر جی بارڈی صاحب قائم مقام اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور قائم مقام انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور درجہ سوم مقرر ہوئے اُسکی تنخواہ ..۵ سے بڑھکر درجہ بدرجہ ۵۰۷ تک ہوجائیگی +

میجر ڈبلیو آر۔ ایم ہالرائڈ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے ۵ مئی ۱۸۷۶ء سے دو مہینہ اور پندرہ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی +

مسٹر سی پیرسن صاحب ایم اے انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی تاایام رخصت میجر ڈبلیو آر ہالرائڈ صاحب کے قایم مقام ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب مقرر ہوئے +

مسٹر جی ڈبلیو لائٹنر صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور مسٹر سی پیرسن صاحب کی جگہ قائم مقام درجہ اول پر مقرر ہوئے اُنکی تنخواہ ...۱ سے بڑھکر درجہ بدرجہ ۵۰ روپیہ انک ہوجائیگی مگر صاحب موصوف گورنمنٹ کالج کے اہتمام پر رہینگے +

مسٹر ایچ ایچ کلارک صاحب اسسٹنٹ حلقہ انبالہ بجائے مسٹر سی پیرسن صاحب [illegible] قائم مقام انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی [illegible] مقرر ہوئے +

